آسیہ رزاقی

محبت ہو جاتی ہے

شوخ سبز رنگ کی دور تک پھیلی گھاس کے بیچوں بیچ سرخ لباس میں بیٹھی وہ کوئی کہانی لکھ رہی تھی۔ نانی اماں کو یہ وتیرے پسند نہ تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اسے نمایاں ہونے کا شوق ہے' جب ہی نت نئی حرکتیں کرتی رہتی ہے۔ اب یہ سبز رنگ کے لان میں سرخ لباس پہن کر بیٹھنے کا خیال اسے ہیر ہولی کے تصور نے دیا ہوگا تب ہی لان کے درمیان جا بیٹھی تھی۔ نمایاں ہونے کے لیے کچھ کرنے کے لیے کیا گھاس ہونا ضروری ہے۔ شام گہری ہونے لگی اور وہ وہیں بیٹھی رہی۔ پھر مچھروں نے خوب ہی اس کا دھیان بٹایا تب وہ جھنجلاتی ہوئی اندر آگئی۔ نانی اماں اس کا بغور مطالعہ کر رہی تھیں۔ ان کے خیال میں وہ بہت جزبز تھی کہ اتنی دیر وہ وہاں بیٹھی رہی اور کوئی مہمان بھی نہ آیا کہ اسے دیکھ کر کہتا۔

"واہ واہ ماشاء اللہ۔"

مگر رات کو جونہی انصار آیا وہ اس پر برس پڑی کہ وہ اتنی رات گئے آیا ہے اگر شام کو آتا تو کتنا اچھا تھا۔ وہی خود نمائی۔ نانی اماں کو تو انصار بالکل پسند نہیں تھا۔

ناولٹ

بہت بے تکلف شخصیت' آتے ہی فریج کھول کر معائنہ کرتا' الماری سے دال سیو' بسکٹ نکال کر کھاتا۔ فریج سے پھل نکال کر چٹ کرتا اور پھر چائے کے لیے آوازیں لگاتا۔ کبھی کبھی وہ خود ہی کچن میں جا کر کوئی الٹی سیدھی چیز پکا لیتا۔ آملیٹ یا فرنچ ٹوسٹ اور کبھی آلو کے چپس۔ اسے کوئی فکر نہ تھی۔ پورا گھر اس کا دیکھا بھالا تھا اور وہ وہاں کی ہر چیز پر اپنا حق جتاتا جیسے یہ سب کچھ اسی کے لیے ہے۔ وہ مشورے اور رائے دینے میں بھی کافی فراخ دل ہے۔ یہ بات نانی اماں نے پچھلی بار کی ملاقات میں نوٹ کر لی تھی' جب اس نے ان سے کہا تھا۔

"بڑی اماں! آپ عینک کا نمبر دلوا لیں یا پھر دوسری عینک بھی رکھیں کہ وقت ضرورت ایک کے بعد دوسری لگا سکیں۔"

کی آواز ضرور کان اور وہ ان کے ہاتھوں میں ہی [illegible] گیا لیکن وہ خاصہ انصار کے ہاتھوں میں ہی رہ گیا۔ ان کے کھیلنے اور چلانے کی پرواہ کرتے ہوئے انصار بہت مسرت سے گنگنائے۔

آج سے اور وہ بیٹے کمال کر دیا میں نے ایک کے [illegible]

ایک کے وہ دو کے چار کرنے میں انصار کو مہارت تھی۔ ایک بیج کو [illegible] سے الگ کر کے [illegible] اللہ کے [illegible] کو پورا [illegible] سالم بچے کے اندر سوئی کی نوک گزار کر اندر سے [illegible] کر ایک چھلکا اتارے بغیر اس کے ٹکڑے کیے جا سکتے تھے۔ منہ سے کئی طرح کی آوازیں نکالنا۔ ابھی [illegible] کے پاس بیٹھے [illegible] اور ابھی بچوں کے بچے کی آوازیں نکالنے لگے۔ کوئل کی [illegible] بھری کوک تو ایسے اس کے منہ سے سنائی دیتی جیسے کوئل کے پاس کوئل بیٹھی ہے اور اسی کے ساتھ چڑیا کے بچے ان کی چہچہاہٹ، چوں چوں اور کوے کی کائیں کائیں۔ ساتھ ہی [illegible] میں چلنے کی آوازیں۔ علی اللہ کو اس کی یہ حرکتیں ذرا پسند نہ تھیں۔

"[illegible] میں کمال حاصل ہے۔" [illegible] ہو کر کہتیں لیکن وہ بھی انصار کی منتظر رہتیں۔ [illegible] آ تو جیسے [illegible] کہتیں۔

"ارے بچے میاں کو بھیج کر بلواؤ تو سہی۔ آج انصار میاں کیوں نہیں آئے۔"

اصل میں وہ [illegible] تھیں۔ ان کی بیٹی کو گھر کے کام [illegible] داری اور سسرال والوں سے [illegible] ہی فرصت نہیں ملتی تھی [illegible] علی اللہ [illegible] کے انجام کے متعلق [illegible] کرنے وہ ضرور [illegible] اور کبھی بہت دیر تک بھی بیٹھی رہتی۔ لیکن ایسا [illegible] تھا وہ علی اللہ کے پاس [illegible] ادھر

دوہری اذان دیتا۔ کبھی کبھی دو رات کو بھی [illegible] جاتا اور رات کو علی اللہ بہت خوشی سے اس کی باتیں سنتیں اور اپنی سنائیں۔ [illegible] دن میں وہ زیادہ تر خوش کرتا تھا۔ وہ اللہ کو خوش کرنے یا رلانے کے لیے اس کی ہر حرکت اللہ سے متعلق ہوتی۔ جبکہ رات علی اللہ کے جذبات و احساس کو [illegible] دوسری طرح کی باتیں کرتے۔ اپنی آپ بیتی سنا اور علی اللہ کی جگ بیتی سنتا۔ علی اللہ اب انصار کے بارے میں سنجیدہ خیالات [illegible] کرنا چاہتی تھیں۔

"بے چارہ [illegible] قبول [illegible] ہیں۔" سیدھا مزاج کا [illegible] بہت نرم اور [illegible] خاندانی لڑکا ہے۔ تب ہی اللہ نے اسے اپنی دامادی کے لیے انتخاب کر [illegible] ان کے مزاج [illegible]

اکلوتی بیٹی کے لیے وہ بے حد حساس تھے۔ اس کا [illegible] معنی [illegible] رہتا ہے کہ باپ کی حمایت ہوتی ہوئی ہے جو اس کے منہ سے کوئی لفظ نکلا ہو باپ نے [illegible] کر کے پورا کیا۔ اس کی ہر خواہش پوری کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصد بن گیا تھا۔ اب اس نے لکھنے لکھانے کا سلسلہ جو شروع کیا تو [illegible] گھر داری کا کوئی کام سیکھنے کے بجائے قلم سنبھال کر ایک ایک [illegible] کرتی۔ کبھی کچھ [illegible] کے مشاہدات [illegible] کرتی اور پھر علی [illegible] کر کے علی اللہ کی رائے لیتی۔ اسے [illegible] متعلق انجام [illegible] اور وہ کافی غور کے بعد آخری [illegible] کرتی تھی۔ علی اللہ نے اسے صرف اپنی دلچسپی کی [illegible] کے بارے میں [illegible] اللہ کے لیے [illegible] انہیں صفحات [illegible] کو دوبارہ آتی۔

[illegible] ایک صاف ستھرے ذوق اور روشن ذہن کی مالک [illegible] اسے دنیا [illegible] خوب صورت لگتی۔ جب [illegible] اس کی تعریف کرتا۔ ایسی تعریف جو حقیقت پر مبنی ہو۔ چاپلوسی سے اسے

[illegible] بھی توقع رکھتی [illegible] سے [illegible] انصار کسی کی تعریف [illegible] کرتا [illegible] کرنے اور کھرے [illegible] کرنے [illegible]

[illegible] ہوتی تو انصار سے فرمائش کرتی [illegible] کے علم نے [illegible] کی شخصیت [illegible] انصار کے [illegible] ایک [illegible] کی طرح بھی ایک ہوشیار [illegible]

[illegible] علی اللہ کی تعریف تو اس سے کی [illegible] ضرور کرتا مگر اعتراض سے باز نہ [illegible]

[illegible] علم تھا اللہ کے ابو نے اسے اپنی بیٹی کے [illegible] ان کی نازک مزاج بیٹی میں کے [illegible] قاصر ہے کی اسی لیے اس کی قسمت [illegible] وابستہ کر دی گئی۔ انصار جو بے حد غیرت [illegible] خود دار [illegible] اللہ کے والد کا رشتہ دار [illegible] ان کے گھر میں اس نے اپنی جگہ [illegible] جب اس کے والدین نہ رہے اور چچا نے اسے [illegible] ساتھ رکھنے سے معذوری ظاہر کر دی تو اللہ کے [illegible] اس کی سرپرستی کی۔ اس وقت بھی انصار [illegible] کا احسان فرض جان کر قبول کیا تھا۔ جو کچھ [illegible] گھر بھر کی محبت خلوص اور مروتوں کے سامنے [illegible] کر دیا۔

اللہ کے ابو نے اسے دنیا میں سربلند رہنے کے [illegible] بہت سی نصیحتوں کے ساتھ۔ تعلیم کے میدان [illegible] عمل اور مضبوط قوت ارادی کا بھی سبق دیا تھا جو [illegible] کو ابھی تک یاد تھا۔ اس نے ان کی توقعات [illegible] اترنے کا تہیہ کیا ہوا تھا وہ جو اس کے دور کے [illegible] مگر جن کے دل میں اس کے لیے وہی محبت [illegible]

[illegible] جو وہ بیٹی کے لیے رکھتے انصار کے لیے [illegible] چاہتے ہوں صرف اس لیے کہ وہ کسے [illegible] سر اٹھا کر چلے اور جب چلے تو شرمندگی یا

کمتری کا احساس اس کی گردن نہ جھکائے۔ ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اسے بچپن میں ہی تنہائی اور اکیلے پن کے اندھیروں میں کھو جانے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔

انصار کو وہ اس کی خوبیاں جس کی تعلیمی سرگرمیاں علم کے لیے جدوجہد کا شوق ایک [illegible] سے [illegible] تھا اب انصار اپنے عزیزوں سے ملتا۔ چچا کے پاس جاتا تو خود اعتمادی کی روشنی سے اس کا سارا وجود جھلکتا ہوا ہوتا۔ ایسے میں چچا اپنے بیٹوں کی نالائقی بدشوقی اور تعلیمی کی [illegible] روتے تو اسے اپنا ماضی یاد آ جاتا۔

جب وہ بے سہارا تھا مفلس اور لاوارث حالت [illegible] اس کے سگے چچا اور خالہ ماموں نے اس کے [illegible] ہاتھ رکھ کر اس کی دلجوئی تک نہ کی تھی۔ خالہ کہتی تھیں۔ یہ ماموں کے پاس رہے گا۔ ماموں کہتے چچا اصلی وارث ہیں۔ چچا کان پکڑتے کہ وہ تو اس کے باپ سے ناراض تھے۔ مرتے دم تک یہ ناراضی قائم رہی۔ اب اس [illegible] رشتہ کیوں ہو۔ اس وقت اللہ کے ابو انصار کی انگلی پکڑ کر اپنے گھر لے گئے تھے جب تو ان کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی والدہ کے ساتھ [illegible]

"[illegible] بیٹے [illegible] آپ کا وہ سرا اقبال ہے اور اس اقبال [illegible] ہوان کرتا ہے اور وہی تربیت اور وہی تعلیم دیتا ہے اسے بیٹے کا اقبال [illegible] ہے۔"

[illegible] نے اپنے بڑے ہوان اقبال پر محبت کی نظر ڈالی اور ان کے زیر سایہ کھڑے دوسرے بچے کو دیکھا [illegible] سے ہوان کرتا تھا اور جسے وہ سرا اقبال [illegible] تھا۔ انہیں محسوس ہوا جیسے ان کے بیٹے اقبال نے ان کی صلاحیتوں کو [illegible] کیا ہے۔ ان کے حوصلوں، ہمتوں کے امتحان کے لیے وہ اس ننھے بچے کو دنیا کی خود غرضی اور مفادات کے سمندر سے نکال لائے ہیں جیسے [illegible] سے نکلا ہوا موتی ہو۔ اس موتی کی آب کو زمانے کے [illegible] سے محفوظ رکھنے کے لیے انہیں پھر

[illegible] انصار [illegible]

[illegible]

[illegible] اسکول میں [illegible]

[illegible] اقبال [illegible]

[illegible] اقبال [illegible]

[illegible] تعلیم کے ساتھ ساتھ [illegible]

[illegible]

پھر انہوں نے انصار کو وہی رتبہ دیا [illegible] محبت کی جیسا کہ ان کے شوہر چاہتے تھے۔ ان کا گھر واقعی جنت کا نمونہ تھا اور جنت کی حور تائی اماں اب اس دنیا میں نہیں تھیں لیکن وہ انصار کو جیسا بنانا چاہتی تھیں وہ ویسا ہی بن گیا تھا۔

[illegible] قدم [illegible] انصار [illegible] انسان [illegible] الگ بات کہ فطری طور پر وہ خوش مزاج اور زندہ دل تھا [illegible] تائی اماں [illegible] تائی اماں بہت [illegible] انصار [illegible] کے بعد انہوں نے اسے الگ گھر میں منتقل کر دیا [illegible] اب انصار ایک چھوٹے سے گھر میں [illegible] رہتا تھا۔ [illegible] حالات سے گزر کر [illegible] سونے کی طرح کندن بن جائے [illegible] وہ اپنے بارے میں خود سوچے اور مناسب قدم اٹھائے [illegible] فیصلے پر قائم رہے [illegible]

انصار [illegible]

[illegible] انصار اسے [illegible]

◆

انصار [illegible]

[illegible]

تائی اماں [illegible]

[illegible] تائی اماں [illegible]

[illegible] تصویر [illegible]

[illegible] تصویر [illegible] تائی اماں [illegible]

[illegible] انصار [illegible] تائی اماں [illegible]

اور تعلیم کا اختتام ہو گیا ہے [illegible] انصار نے انہیں مشورہ دیا۔

[illegible] بال سفید ہو گئے ہیں [illegible]

[illegible] تائی اماں [illegible]

[illegible] شادی ہو گئی تھی [illegible]

◆

[illegible] تائی اماں کی شادی ہو چکی تھی شادی کے کچھ دن بعد [illegible]

[illegible]

بالکل ٹھیک کہا ہے [illegible]

[illegible]

ہاں وہ تو ہے مگر تم تو ہو بھی نہیں رہی الماس! [illegible]

[illegible] شادی [illegible] انصار [illegible]

میں بھی انکار کروں گا۔ انصار تیزی سے بولا۔ [illegible]

ہاں میں بھی [illegible] شادی کرنے [illegible]

[illegible]

نرگس نے لمبا سانس [illegible]

اصل میں مجھے اپنی زندگی کی [illegible]

[illegible] انصار نے الماس کی طرف [illegible]

تم نے مجھے [illegible]

[illegible]

بڑی اماں [illegible]

[illegible] انصار [illegible]

[illegible]

بڑی اماں اچانک خاموش ہو گئیں [illegible]

[illegible] انصار [illegible]

[illegible]

posted by Minal@oneurdu.com

"تمہارے ابو بہت بھولے بچے ہیں اور رہی سہی کسر تمہارا ہاتھ دے کر پوری کر دیں گے۔ بس اس بے زور وہ میں ان سے نہیں لوں گی۔" خیال رہے کہ جو ہماری حیثیت ہے اسی میں تمہیں گزارہ کرنا ہو گا۔"

"ہمیں نہیں کر سکتی۔" جبین کے بعد میرے ساتھ ہی نہیں چلتے۔"

"تمہیں اس جاہلی زندگی کو خیر باد کہنا ہو گا۔ خود کرنا ہو گا۔ تمہیں ہی سجانا ہو گا اور تم کو کپڑے دھونے ہوں گے۔ یہاں تک کہ اپنے کپڑے خود ہی سینے ہوں گے۔"

"مگر ایک ملازمہ رکھ لو جو سب کچھ کرے گی۔"

"پر نہیں کا سوال تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تم دوسروں سے اپنے کپڑے سلواؤ۔ میں اپنے کپڑے خود سیتی ہوں۔"

"تم میرے بھی سی دینا۔ میں خوشی ان کپڑوں کو پہنوں گی۔"

"جی نہیں، گھر میں باقی کا سارا کام نہیں کروں گی۔ اس کے لیے تمہیں دوسری شادی کرنا پڑے گی۔" انصار جلدی سے بولا "ٹھیک ہے۔"

"ہاں، ہاں کل، ہتھیلی پر رکھ دوں گی تمہاری سے مجھے خوشی ہو گی۔"

امامہ غصے میں پیر پٹختی اندر چلی گئی۔ انصار بہت مطمئن انداز میں ہاتھ کمر پر باندھے لان میں ٹہلتا رہا۔ بہت دیر تک امامہ باہر نہ آئی۔ یہاں تک کہ انصار چلا گیا۔ یہ بات سوچ کر اسے غصہ آیا تھا۔

☆☆

کئی دن انصار نہیں آیا تو امامہ کو فکر ہو گئی۔ انہوں نے جبین کو بتایا [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے بہت پریشان نہیں ہوئی اور اس کی طرح کوئی بات کی [illegible]۔

امامہ نے جلدی سے کہا۔ "میں بھی چلوں گی۔" جبین نے

وہ دونوں پہلے نرگس کے گھر گئیں۔ جبین تو صحن میں بیٹھ کر نرگس کی ماں سے باتیں کرنے لگی۔ امامہ پلنگ پر بیٹھی کچھ سی رہی تھیں۔ ان کے دانتوں پر رکھے ان کا تابعداروں کے بچے سے کھیل رہا تھا۔ نرگس کمرے کے اندر تھی۔ امامہ نے جا کر پوچھا۔

"سناؤ، تمہاری ساس کیسے مزاج میں ہیں؟ کب آئیں اور حالات کیسے اختیار کر رہے ہیں؟"

"دیکھ تو رہی ہو۔" نرگس نے کہا۔ "وہ آنگن میں ڈانٹ رہی ہیں کہ بچے کا کرتا سی رہی ہیں۔ پوتے کو بھی کلیجے سے لگا رکھا ہے۔ اب جب بیٹے آئیں گے انہیں بھی بازو میں لگا کر بٹھائیں گی اپنے پاس۔ وہاں کو اپنا کر بیٹا دیکھ کر نرگس خوش ہو جائیں گے، وہ بچے کو بھی لے بیٹھی ہیں یعنی ایک وقت میں دو کام کر رہی ہیں۔ بس پھر وہاں سے اٹھیں گی تو مجھے باتیں سنائیں گی کہ میں سارا دن خالی بیٹھی رہتی ہوں۔ ان کی بوڑھی ماں مصروف رہتی ہیں اور یہ کہ میں اتنا وہ بچے کی کاہل اور پھوہڑ ہوں۔ سلیقہ ان کی ماں پر ختم ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے بھی کل ان سے کہہ دیا ہے کہ جب آپ مجھ پر کرتی ہیں تو بے شک کریں۔ گھر کی کنجیاں بھی میں نے ان کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ اب جو چاہیں پکائیں۔ جس طرح چاہیں بیٹے پوتے کو قابو کریں۔ میں تو تنگ آ گئی ہوں اس سے۔ چند دن کے لیے جا رہی ہوں اپنی خالہ کے ہاں۔ پھر آگے کا پروگرام ہے۔ چند دن بعد آؤں گی۔ پھر دیکھوں گی بیٹے کی کیسی ہو گی۔"

نرگس کا پروگرام خاصا خطرناک تھا۔ امامہ نے اسے سمجھایا۔

"تم مقابلہ کیوں نہیں کر لیتیں۔ یہ مقابلے کی دوڑ تو تمہیں تھکا دے گی۔"

"ہاں میں تھک گئی ہوں امامہ! عورتوں کے ساتھ سلسلہ یہ دوڑ کی کیفیت لگی رہتی ہے۔ سب سے پہلے لڑکی کو ماں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ ماں سے جو کام کر

oneurdu.com posted by Mina@oneurdu.com

[illegible] شادی کے بعد [illegible]

[illegible]

[illegible] انصار [illegible]

[illegible]

[illegible] اماں [illegible]

[illegible]

لیکن [illegible]

[illegible] یٰسین [illegible]

دراصل زبیدہ بہت نیک اور معصوم لڑکی تھی [illegible]

[illegible] انصار [illegible]

لیکن اماں نے اس کی پریشانی کا سبب پوچھنے کے [illegible]

[illegible] اماں اب ہم ہی اس کے [illegible] زبیدہ کو کیا تکلیف ہے [illegible]

[illegible] تکلیف ہے وہ لوگ جو ہاسپٹل [illegible]

[illegible] انہیں بہت زیادہ [illegible] ڈاکٹر کے پاس لے گیا ہے؟"

[illegible] کسی کی سمجھ میں نہیں [illegible]

[illegible] میں کل اسے دیکھنے جاؤں گی۔" اماں نے سوچ کر کہا۔

* *

اگلے دن وہ یٰسین کو لے کر ہاسپٹل گئی۔ زبیدہ واقعی کافی بیمار تھی [illegible] رنگ زرد [illegible] جسم میں خون کی کمی صاف ظاہر ہو رہی تھی [illegible] آنکھوں کی [illegible] زبیدہ کی امی نے اسے الگ لے جا کر [illegible] بتایا۔

"ڈاکٹر کہتے ہیں اسے کوئی خطرناک بیماری نہیں۔ صرف سوچنے کا مرض ہے [illegible] محسوس کرتی ہے اور دل پر کوئی بوجھ لے کر بیٹھی ہے [illegible] نہیں۔ چپ [illegible] رہتی ہے۔"

"اچھا" اماں نے دلچسپی سے پوچھا۔ "یہ کب سے ہے اس کی یہ کیفیت؟"

"کئی ماہ سے ہے۔"

"آپ نے محسوس نہیں کیا کہ کس واقعے یا کسی خاص موقع کے بعد اس کی یہ چپ رہنے والی حالت ہوئی ہے۔ آپ یاد کریں پھر بیماری تلاش کی جا سکے گی۔"

"ہاں نفسیاتی کیس معلوم ہوتا ہے۔ زبیدہ کے ابو تو نہیں مانتے۔ انصار نے کہا ہے اسے کسی نفسیاتی ڈاکٹر کو دکھایا جائے [illegible]"

"انصار نظر نہیں آ رہے؟" اماں نے [illegible] سے پوچھا۔

"ہاں آج نہیں۔ زبیدہ کی بیماری کے بعد تو پہلا دن ہے کہ وہ آیا نہیں۔ بہت محبت کرنے والا لڑکا ہے۔ سارا دن بلکہ رات گئے تک یہیں بیٹھا رہتا تھا۔"

[illegible]

اسے بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ جواب میں انصار نے ہنس دیا۔

"ہو سکتا ہے آپ [illegible] چند [illegible] میں نے سوچا تھا کہ آج تم رات کے لیے روک لوں گی کہ دن سے میرے ذہن میں کل کی باتیں ہیں ہوئی اب مجھے جانا ہے۔" [illegible]

"ابھی رات تو آنا ہوں گا۔" انصار نے جلدی سے کہا۔ "مجھے بھی ایک شکایت ہو گی کہ آپ جانوں میں [illegible] ابھی [illegible] گی۔"

"اب میں تم سے یہ کہہ دوں کہ اچھا نہیں لگتا۔ کبھی کسی سے جا کر کہوں تو تم کو کیا ملے گا؟"

"ہمیں تو کبھی آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کے وجود [illegible] ہے۔ جو خدا اور [illegible] نہیں۔"

نانی اماں سوچنے لگیں۔ "یہ خدا اور لائبہ درمیان [illegible] نے آج تم کو مجبوروں سے کہا۔"

"جب یہ وقت ہمارے درمیان رہتا ہے۔" انصار نے فوراً کہا۔ "بڑی اماں کی طرح سفید بالوں کی شان اور بزرگی کی عزت بڑھ اور ہوتی ہے۔ میں کب سے کر رہا ہوں۔ آپ بھی مشورے پر عمل کر لیں تھی اب نہ بزرگی کا نمونہ بن رہی ہو گی۔ سفید چمک دار بال سفید براق دوپٹے کے ہالے میں نورانی چہرہ لیکن ابھی تمہیں ایسا چہرہ کبھی بار دیکھا تھا جس دن اس گھر میں آیا تھا۔ بڑی اماں کا نورانی چہرہ۔ لائبہ کی والدہ جنہیں سب بڑی اماں کہتا تھا ان دنوں سے آخری لمحے تک ان کے قریب صورت پاکیزہ وجود میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہی چمک دار روپہلی بال جن سے روشنی کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ وہی خوب صورت چہرہ جنہیں [illegible] کے دور سے بچا کر رکھیں۔ ان کے سفید لباس میں اس قدر وقار تھا کہ نظر بھر کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ [illegible] اسے ہمیشہ یاد رہتی تھی۔ میری زندگی [illegible] بات انہوں نے کہی تھی۔ ایک [illegible] تھی۔"

"[illegible] نظریں [illegible] میں دیکھو [illegible]"

نانی اماں [illegible] سے مقابلہ [illegible] نہ تھا اور دوسروں کی تعریف بھی [illegible] کے لیے مشکل ترین رہا تھا۔

"زندگی تو اللہ کی امانت ہے تو میرا خیال ہے کہ [illegible] بھی میں ہوتی ہیں۔ کبھی ان کی زندگی تو بچپن کے لیے وقف ہو گئی اور انہوں نے دنیا کو ہمیشہ [illegible] بنا رکھا تھا۔ بھی [illegible] ان کا دل بھی مر گیا تھا۔ میں یہ [illegible] انسان کا دل مختلف ہوتا ہے۔"

"سچ ہے۔" انصار نے دھیمے سے کہا۔ "ان کے حساب اب شاید اور ہوں۔"

نانی اماں نے انصار کے جانے کے بعد چپکے سے لائبہ سے کہا۔ "تم بہت زیادہ ہوشیار رہنا۔ بچی لگتی ہے مگر اس کی آنکھیں بہت تیز ہیں اور انصار کو اس کے گھر جانے سے منع کرو۔ میں نے اب تک زمانے میں نے بہت دیکھے ہیں یہ بھی۔"

لائبہ دل ہی دل میں ہنسی۔ "تو نانی اماں کے خدشے بے چاری کمزور بیمار اور انصار کو اس سے اسی لیے ہمدردی ہے۔ جانے کیا سوچ بیٹھی ہیں۔"

نانی اس کے دل کی بات جانے کس طرح جان گئیں کہنے لگیں۔ "کبھی کسی عورت کو کمزور نہ سمجھنا۔ یہ بہت مضبوط مخلوق ہے۔ اس کے پاس جو طاقت ہے وہ تمہارے [illegible] بھی نہیں آتی تھی۔"

"میں بھی کمزور نہیں ہوں نانی اماں۔" لائبہ نے شکایتی لہجے میں کہا۔

⁂

انصار نے نانی اماں کو بہت اصرار سے روک لیا۔ اب وہ ایک ہفتے بعد جانے کے لیے رضامند ہو گئیں لیکن ان کا دل اچاٹ ہو گیا تھا۔ انصار کے بچے اور لائبہ کی کوششیں بھی انہیں مستقل رہ جانے پر مجبور نہ کر سکیں۔ "بس میں اب گھر جاؤں گی۔" وہ وظیفہ کرتی رہتی تھیں۔ پھر اچانک ایک روز لائبہ کے ماموں ملتان آ گئے۔ ان کے پیچھے پیچھے نانی اماں سے [illegible]

"دادی اماں ہم آپ کو لینے آئے ہیں۔"

دادی اماں کا چہرہ [illegible] کی طرح کھل اٹھا۔ [illegible] اس سے پہلے کہ [illegible] انہوں نے ان کے [illegible]

[illegible]

"آپ کو [illegible] انصار [illegible] اس کے [illegible]"

[illegible]

[illegible] ایک عورت [illegible]

[illegible] ہم نے آپ کو روک لیا تھا ورنہ آپ تو جا رہی تھیں۔ اب دیا [illegible] اچانک [illegible] آپ وہاں جائیں گی" اس نے [illegible]

[illegible]

جانے سے پہلے دادی اماں نے امامہ سے چپکے سے کہا۔ "آپ میرے [illegible] نرگس [illegible]"

[illegible] کے جانے کے بعد امامہ نے اپنے انصار کو گلے سے لگایا اور کہا۔ "شاباش [illegible] مجھے تم سے یہی امید تھی۔"

اس رات امامہ کے پوچھنے پر بتایا کہ انصار نے فون کر کے بھائی کے ذہن میں اماں کو واپس لانے کا [illegible] کا جذبہ بیدار کیا [illegible] بیٹیاں [illegible] معاشرے میں [illegible] اور ان کی ماں کی عزت [illegible] ساتھ رہیں۔

[illegible] یہ بات ماننے کے لیے تیار تھی کہ انصار کے فون سے انہیں [illegible] کے جذبے بیدار ہو گئے تھے۔

[illegible] فون کرنے گئی

[illegible]

[illegible] امامہ [illegible] انصار [illegible]

[illegible]

امامہ کھڑی غور کر رہی تھی۔ یہ چند جملے جو انصار نے ان سے کہے اس میں وہ کون سا اہم نقطہ تھا کہ [illegible] اماں کو ساتھ لے گئے [illegible] انصار نے ہوشیاری سے انہیں بتا دیا تھا کہ سندس [illegible] میں وہ [illegible] پریشان رہتی ہیں اور انسان [illegible] کی حفاظت کے لیے ہی پریشان ہوتا ہے [illegible] اور بہو کی محبت کے [illegible] انہوں نے [illegible] اپنے میاں کو انصار کی اس پوشیدہ چال سے آگاہ کیا [illegible] انصار کی چالاکی پر ہنسی آ گئی [illegible]

[illegible] ہمیں ایسا لگا [illegible] ہماری ایک ہی بیٹی ہے جو اس گھر اور کاروبار کی [illegible] وارث ہے [illegible] رشتوں کا پاس اور بزرگوں کا لحاظ صرف دولت کے حصول تک محدود ہو گیا ہے؟"

"میں [illegible] ہوں کہ کسی دن یہ راز کھل گیا [illegible]"

♥ ♥ ♥

امامہ سو کر اٹھی تو [illegible] آسمان پر گہرے بادلوں کے ٹکڑے نظر آئے۔ ہوا بھی چل رہی تھی۔ موسم بھی بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔ [illegible] کئی دن سے شدید گرمی پڑ رہی تھی اور وہ بہت پریشان ہو گئی تھی۔ ایک تو انصار [illegible] گرمی میں [illegible] گھر کی صفائی بھی کرنا پڑی تھی اور [illegible] پریشان اور [illegible] ہو رہی تھی۔ [illegible] اماں کے پاس جانے کا پروگرام [illegible] امامہ سوچتی ہوئی برآمدے میں آ کر بیٹھی اور [illegible] ایک [illegible] چلے آ رہے تھے۔ اچانک [illegible] کی آواز [illegible]

[illegible]

پیدا کرنے والی تھی۔ اسی خوشی میں بشیرن نے اپنا محل شیرن کو بخش دیا۔ وہ خود ساس کے ساتھ ورانڈے میں رہتی تھی۔ سارا دن تقریباً بند تھی اور آرام بھی کر رہی تھی۔ اس لیے ان کی صحت مند ہو رہی تھی۔ مگر مولی بھینس کی چربی پگھل رہی تھی۔ اس سے کچھ کھایا نہ جاتا۔ وہ کام کرتے ہوئے ہانپنے لگتی۔ بشیرن اسے دیکھ کر ہنسا کرتی۔

وہ کمرے میں بشیرن کے ساتھ کام کر رہی تھی کہ شگو نے آکر کہا۔

"انصار میاں آئے ہیں۔" بشیرن کو صفائی کی ہدایات دے کر وہ باہر نکلی۔ لاؤنج میں وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔

"آپ آئے۔" وہ شگفتہ لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی۔

"بہت زحمت ہوئی آپ کو زیارت کا شرف بخشا ورنہ شاید آج بھی مجھے واپس جانا پڑتا۔"

"کیا اتنا دور ہے کوئی کو وہاں آنے۔ یاد ہے کتنے دنوں بعد جناب کی آمد ہوئی ہے۔"

"بیگم بھابی جان! مجھے اب چور بنا دیا۔" انصار نے امامہ کی امی سے رنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان دنوں میں اپنے کتنے کام چھوڑ کر آیا تو پتا چلا کہ کمرہ بند ہے۔ امی کی تو پتا چلا مالی پر غصہ آیا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا نہیں کہ کیوں۔ بھابھی جان سے مل کر چلا گیا۔"

امامہ نے امی کی طرف دیکھا۔ انہوں نے اقرار میں گردن ہلا دی۔ امی بہت سنجیدہ تھیں۔ ان کی آنکھوں کے کونے بھیگے تھے اور وہ کسی خیال کو ٹالنے کے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں۔ امامہ بشیرن اور مالی کی داستان اسے سنا رہی تھی۔ وہ اٹھ کر دوسری طرف چلی گئیں۔ انصار نے ایک لمبا سانس لے کر کہا۔

"فرض کرو۔ تمہارے ساتھ بھی ایسی واردات پیش آئے تب کیا رویہ ہو گا تمہارا؟"

امامہ الجھی ہوئی نظروں سے انصار کو دیکھنے لگی۔ وہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کمر پر ہاتھ باندھ کر ٹہلنے لگا۔

"دیکھو امامہ!" اس نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا۔

"میں اور تم دونوں ہی بہت ہی اوٹ پٹانگ ہیں۔ میں کچھ بولتا سا ہوں۔ تم بے ڈھنگی مگر حساس ہم دونوں ہیں اس کا اعتراف ہے مجھے کہ تمہارے پاس بہت خوب صورت دل ہے جو دوسروں کے غم کو بہت زیادہ محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر خود تم کو کوئی غم مل جائے تو اسے کس طرح برداشت کرو گی؟ کیسے اس کے ساتھ مفاہمت کرو گی۔ میں نہیں جانتا۔ اب جو میں کہنے والا ہوں۔ وہ غور سے سنو۔ میں کسی بھی لمحے تمہاری دل شکنی یا حق تلفی یا تحقیر کرنے کے بارے میں سوچ نہیں سکتا۔ ایسا کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ اس بات کو دماغ میں اچھی طرح بٹھا لو کہ حالات مصلحت اور مجبوریاں بہت سے کام ایسے بھی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں جو عام حالات میں انسان نہیں کرتا۔ مان لو کہ ایک بڑے مقصد کے لیے مثلاً کسی کی جان بچانے یا کسی لب دم مریض کو چند خوشیاں دینے کے لیے کوئی قربانی دینا چاہے تو تمہارا ردعمل کیا ہو گا۔ قربانی دینے والا اپنا نقصان کر لیتا ہے۔ یہ یاد رہے اور یہ بھی کہ میں تمہارے بغیر نامکمل ہوں۔"

"کس قسم کی قربانی؟"

امامہ بے حد خوفزدہ تھی۔ اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگے تھے۔ انصار کبھی اتنا سنجیدہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں امی کا چہرہ گھوم رہا تھا۔ وہ پریشان تھیں یا رنجیدہ۔ شاید انصار نے ان سے کچھ کہا تھا۔

"تم جانتے ہو؟" اس نے پھر کہا۔ "میں کسی حقدار سے اس کا حق چھیننے کے خلاف ہوں۔"

"اور اگر تمہارا کوئی حق کسی خاص عرصے تک کے لیے چھین لیا جائے۔ کسی اور بڑے اور بلند مقصد کے لیے تو؟ مگر فی الحال میں تم کو اپنا نظریہ یا ارادہ بتا دوں۔ سامنے بٹھا کر نہیں بیان کر سکتا۔ یہ بھی عجب مجبوری ہے۔ میں بزدل ہوتا جا رہا ہوں۔" اچانک انصار تیزی

[illegible]

[illegible]

رہی ہے۔ صفوں میں جلتی رہی ہے۔ بے کار ہو رہی گہری ہوتی ہے۔ کوئی اس آگ کو بجھانے نہ آیا۔ کسی نے اسے اس اذیت سے بچانے کی کوشش نہ کی۔ لما کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اس آگ کو بھڑکا رہے تھے ہوا دے رہے تھے۔ جب جلن ناقابل برداشت ہوئی تو اس کے حلق سے چیخ نکلی اور مزید [illegible] کو روکنے کے لیے اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا پھر وہ مڑی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس نے دروازہ کھول کر اسے دیکھا تھا مگر وہ انہیں نہ دیکھ سکی۔ آنکھوں کے سامنے پردے گرے ہوئے تھے دھوئیں کے، گرد کے، آنسوؤں کے۔ وحشت اندھیرا تھا۔ اندھیرا اتر رہا تھا۔ رات گئے شام کو شکور نے آکر اطلاع دی انصار یہاں آئے ہیں۔

وہ عمر خود کو سلاتی سمجھاتی رہی تھی مگر دل چاہتا تھا وہ بھی زخمی کی طرح زمین پر لوٹ لگائے اور بین کرے۔ میرا تو کچھ نہ بچا۔ سب میں ٹوٹ گئی رے۔ مگر اس تصور کے ساتھ ہی اسے ہنسی آگئی اور اس روز سے اسے نجات ملی جس نے اس کو [illegible] اور اندھیرا پھیلا تھا۔ انصار کی آمد کا سن کر وہ باتھ روم میں گھس گئی۔ اچھی طرح ہاتھ منہ دھو کر آنسوؤں کا نشان مٹایا پھر سنبھل کر باہر آئی۔

انصار اس کے کمرے میں ہی آیا تھا اور کھڑکی کے پاس کھڑا باہر جھانک رہا تھا۔ جب اس نے چہرہ گھمایا تو لما نے دیکھا انصار کے چہرے پر خون کی ایک بوند بھی شاید باقی نہ رہی تھی۔ لما نے سوچا۔ دنیا تو میری لٹی ہے۔ زندگی تو میری تباہ ہوئی ہے مگر یہ ویرانیاں اور وحشت انصار کے چہرے پر کیوں پھیلی ہیں۔

”کیا تم نے زبیدہ کو اپنا سارا خون بھی دے دیا؟“

اس نے [illegible] پوچھا۔ انصار نے ایک سانس باہر خارج کیا تھا۔ شاید اسے لما سے اس سوال کی توقع نہیں تھی۔ [illegible] اطمینان کا سانس [illegible] گیا۔

”نہیں میں نے خون نہیں دیا۔ وہ خود ہی اس کی طرف منتقل ہو گیا۔ وہ اسے گلے سے نہیں لگتے۔“

اس کی آواز بھی بہت کمزور تھی اور لہجے میں بھی [illegible] تھا۔ وہ لما کو اسپتال لے جانے کے لیے آیا تھا۔ لما جانتی تھی کہ وہ زبیدہ کو مسز انصار کے روپ میں نہیں دیکھ سکے گی۔ کمزور ہو جائے گی۔ اس لیے ہاسپٹل کے گیٹ پر ہی اس نے انصار کا ہاتھ پکڑ لیا۔ انصار بھی کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ اسے ایک سہارا ساملا۔ زبیدہ نے لما کو دیکھتے ہی اپنا منہ تکیے میں چھپا لیا۔ وہ خود کو لما کی مجرم سمجھ رہی تھی۔ انصار نے اسے سمجھایا۔

”لما تمہاری خیریت کے لیے آئی ہے۔ حسین بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔ زبیدہ! دیکھو وہ اتنی کم ظرف نہیں ہے۔ تمہارا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ پھر تم کیوں منہ چھپاتی ہو؟“

لما نے بھی زبیدہ کو سمجھایا۔ اس کے بال برابر کیے، آنسو پونچھے۔ ”دیکھو! مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں۔ ہم بہنوں کی طرح رہیں گے۔“

لما نے ایک [illegible] انصار [illegible] دیکھنے لگا۔ زبیدہ کے چہرے پر خون سا دوڑ گیا۔ اس نے لما کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔

”میں وعدہ کرتی ہوں۔ کبھی تم سے لڑوں گی نہیں۔ کچھ مانگوں گی بھی نہیں۔ بس اپنے گھر میں ایک کونہ مجھے دے دینا۔“

زبیدہ کی بڑی بڑی آنکھیں حلقوں میں دھنسی تھیں۔ زبان بھی قابو میں نہ تھی۔ وہ بے اختیار ہو رہی تھی۔ زبیدہ کی حالت [illegible]

”ضرور زبیدہ! میرے دل میں تمہاری جگہ ہو گی۔“

اس نے اطمینان دلایا۔ زبیدہ کو کافی خوشی ہو رہی تھی۔ اس کے اوپر سے بوجھ سا ہٹ گیا اور اب وہ بے حال نہیں رہی تھی۔ باہر نکل کر انصار نے کہا۔

”تم نے یہ کیا کیا لما! کیا تم اب بھی۔ تم مجھ سے اب بھی شادی کرو گی؟“ لما وہیں ٹھٹک کر کھڑی ہو گئی۔ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

”کیوں! کیا تم اس سوچ میں ہو کہ زبیدہ کی خاطر مجھے چھوڑ

[illegible]

[illegible]

ہے کہ وہ نفرت [illegible] میرے [illegible]
ہو گئی اس دن تمہارے لیے [illegible] کر رہی تھا کہ تم
نے اسے [illegible] انتقام بنا دیا تھا [illegible]
[illegible] یہاں آ گیا۔

تمہیں کیسے معلوم ہوا؟

میں نے اس کی آنکھوں میں [illegible] تھا ایک دن۔ وہ بھی
[illegible]

[illegible] میرے [illegible] ہے۔

میں اس کو جانتا ہوں [illegible] تم
[illegible] انصار پریشان ہو گیا۔
[illegible] اپنے انتقام
[illegible]
[illegible] احسان کرنے کے [illegible]
[illegible] توہین کا بدلہ
لینے کے لیے تم نے میری زندگی کو [illegible]
[illegible] وہ تو اپنی محبت
اور [illegible] نے مجھے مضبوط [illegible]
[illegible]
[illegible] کا جسم کانپنے لگا۔ انصار [illegible] کی
[illegible]

[illegible] سمجھنے کی کوشش کرو۔
زبیدہ [illegible] ہے اسے [illegible] کے لیے
ایک [illegible] خوشی کی [illegible] وہ مجھ سے
محبت کرتی [illegible] کی زندگی
[illegible]

بے شک [illegible] جان سکتی ہوں
کہ [illegible] زبیدہ کو چاہتے تھے۔ [illegible] اس سے
محبت کرتے تھے۔ مگر انتقام کا [illegible] اب اس
کی زندگی کو [illegible] تم نے اپنے ارمان پورے کیے
[illegible] تم کو آزاد کر رہی ہوں۔

انصار اسے [illegible] چاہتا تھا۔ سمجھانا چاہتا تھا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] غیض و غضب میں
[illegible] شدید جذباتی صدمہ بھی
انسان کو غیض و غضب میں مبتلا کر دیتا ہے ایسے میں
اس کی [illegible] نکل جانے دی جائے۔ خاموشی اختیار
کی جائے [illegible] الماس [illegible]
[illegible]
[illegible]

تم بولتے کیوں نہیں [illegible] اب جاؤ زبیدہ کے
ساتھ رنگ رلیاں مناؤ۔ تمہارے سارے ارمان
پورے ہو گئے [illegible] چاہتے تھے [illegible]
خوش ہو تم نے مجھے ہارتے ہوئے دیکھ لیا۔ تم [illegible]
[illegible] میں بھی کمزور ہوں۔ [illegible] ایک
عورت۔

[illegible] سچ بولوں گا تو تم سننا
نہیں چاہتیں۔ اپنے [illegible] تمہیں اس قدر یقین
ہے کہ میں انہیں جھٹلانے کی کوشش بھی نہیں کر
سکتا۔

انصار سر تھام کر بیٹھ گیا الماس چلانے لگی۔ انصار
کو نوچنے کھسوٹنے لگی۔ اس کے گریبان میں ہاتھ ڈال
کر [illegible]
[illegible] تم نے جس طرح [illegible]
[illegible]
[illegible] طلاق دو فوراً ابھی۔ میں
[illegible] اگر تم کو میری
[illegible] حاصل کرو اس
[illegible] میری محبت [illegible]
[illegible] کوئی شرط نہیں۔ میں تم کو معاف نہیں
[illegible] مجھ میں کیا کمی ہے [illegible] زبیدہ میں کیا ہے

[illegible] تم نے اسے مجھ پر ترجیح دے کر
[illegible]
[illegible] خاموش رہو الماس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] زبیدہ [illegible]
[illegible]
[illegible] خاموش [illegible]
[illegible]
[illegible] اس کی [illegible] محبت کے [illegible]
[illegible] جذبات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الماس [illegible] آنکھوں سے انصار کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الماس نے [illegible]
[illegible] انصار سے کہا۔

[illegible] زبیدہ
[illegible] انتظار کر رہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انصار کو دیکھا اس کی
[illegible] معمول سے زیادہ [illegible]

[illegible] انصار! تم نے تو اسے اپنی زندگی
[illegible] کی طرح الماس
[illegible]
[illegible] چند گھنٹوں کی مہمان

ہے۔ انصار [illegible] لیکن اس کی
[illegible] تو شاید [illegible]
اور [illegible]
زندگی [illegible] قربت کی
چاہت [illegible] محبت اور یقین کی ضرورت [illegible]

[illegible] انصار؟ [illegible]
[illegible]

[illegible] دو حصوں میں
تقسیم ہو گیا ہوں۔ [illegible]
ہے زبیدہ [illegible]
میں [illegible] ہوں [illegible] اس کی محبت کا [illegible]
[illegible] اس نے الماس کو
دیکھا۔ [illegible]

[illegible] مضبوط اور سایہ دار درخت
[illegible] محبت [illegible]
زندگی میں ملاقات ہوئی تو میں تمہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] الماس [illegible]
[illegible] انصار چلا گیا تھا۔ زبیدہ [illegible]
الماس کو اپنی شکست کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الماس نے [illegible]
اور یہ موسم شکست کا موسم تھا [illegible]
اندر [illegible] میں اس کی آنکھیں [illegible]
تھیں۔